سوال

(51) یتفرد من الثقات بمالایشبہ حدیث الثقات عبارت کی توجیہ اوراس کا حل کیا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیر نظر علمی مکتوب اس سوال کاجواب ہے کہ عون المعبود 4 209 میں حسب ذیل عبارت کی توجیہ اوراس کا حل کیا ہے ؟ ''وقال محمد بن حبان البستی : یتفرد من الثقات بمالایشبہ حدیث الثقات ، فلما تحقق ذلک منہ ، بطل الا حتجاج بہ ، وقال ابن عدی الجرجانی : وللولید بن جمیع أحادیث ، وروی عن أبی سلمة عن جابر ، ومنهم من بقول عنہ عن أبی سلمة عن أبی سعید الخدری حدیث الجساسة بطولہ ، ولایرویہ غیر والولید بن جمیع ہذا خبر ابن صائد ،، انتہی ، (امام منذری کاالولید بن عبداللہ بن جمیع الزہری کے بابت پورا کلام مختصر سنن ابی داؤد (6 181) سے نقل کیا جارہاہے ۔ یہ پوری عبارت سنن ابی داؤد کی کتاب الملاحم باب فی خبر الجساسة حدیث نمبر : 4328، 4 5:2 کی شرح وتعلیق کی حصہ ہے ۔

''فی اسنادہ الولید بن عبداللہ بن جمیع الزہری الکوفی ، احتج بہ مسلم فی صحیحہ ، وقال الامام احمد ویحی بن معین : لیس بہ بأس ، وقال عمرو بن علی : کان یحی بن سعید لایحدثنا عن الولید بن جمیع ، فلما کان قبل وفاتہ بقلیل حدثنا عنہ ، وقال محمد بن حبان البستی : تفرد عن الاثبات بمالم یشبہ حدیث الثقات ، فلما فحش ذلک منہ بطل الا احتجاج بہ –

وذکرہ أبو جعفر العقیلی فی کتاب الضعفاء ، وقال ابن عدی الجرجانی : وللولید بن جمیع أحادیث ، وروی عن أبی سلمة عن جابر ، ومنهم من یقول : عنہ عن أبی سلمة عن أبی سعید الخدری حدیث الجساسة بطولہ ، ولایرویہ غیر الولید بن جمیع ہذا ،، (مختصر سنن ابی داؤد للمنذری 181/6).

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عون 4 209 کی مذکورہ عبارت ، حافظ منذری کی مختصر السنن 6 181 سے منقول ہے اور نقل میں دوجگہ غلطی ہوگئی ہے ۔

1۔ ''فلما فحش ذلک منہ ،، کے بجائے ''فلما تحقق ، منقول ہوگیا ہے ۔

2۔ آخر میں منذری کا کلام ''ولایرویہ غیر الولید بن جمیع ہذا، پر ختم ہوگیا ہے اس کے بعد دوسری سطر میں ''خبر ابن صائد ،، کے عنوان سے حدیث ابن عمر مع سند مذکور ہے کے دوسرے نسخوں میں ''باب خبر ابن الصائد ،، کے عنوان کے تحت مروی ہے ،پس ''عون ،، کی محولہ عبارت کے آخر میں ''ھذا ،، کے بعد اور ''انتھی ،، (ای کلام المنذری) سے پہلے ''خبر ابن صائد ،، کا اضافہ غلط ہے ۔ اس عنوان یا باب کو ''ولایرویہ غیر الولید جمیع ھذا ،، کے ساتھ ملاکر اس کو منذری یا ابن عدی جرجانی کا کلام بنا دینا صحیح نہیں ہے ۔

حدیث مذکورہ پرامام ابوداؤد نے کچھ کلام نہیں کیا ہے ۔ ان کا سکوت اورولید بن جمیع کے بارے میں ان کا ''لیس بہ بأس ،، کہنا اس امر کی دلیل یا علامت ہے کہ حضرت جابر کی یہ

پوری حدیث بروایت ابن جمیع ان کے نزدیک حسن کے درجہ سے کم نہیں ہے۔ البتہ حافظ منذری نے اس روایت پر ابوداؤد کی طرح سکوت نہیں کیا، بلکہ اس کی سند میں ابن جمیع کا ہونا جو ایک متکلم فیہ راوی ہیں ظاہر کرکے اس روایت کے ضعیف و وہن کی طرف اشارہ کردیا ہے۔

لیکن ابن جمیع کی ابن معین، ابن سعد، عجلی نے توثیق کی ہے۔ اور امام احمد، ابوزرعہ، ابوداؤد نے ان کے بارے میں ''لیس بہ بأس،، کہا ہے اور ابوحاتم نے ''صالح الحدیث،، کہا ہے۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں ان کی حدیث کو بطور احتجاج واستناد واستدلال ذکر کیا ہے اور حافظ نے ''تقریب،، میں ان کو صدوق لکھا ہے۔ بزار نے ''احتملوا حدیثہ،، لکھا ہے۔

ابن حبان کا قول ان کے بارے میں متعارض ہے۔ کتاب الثقات اور کتاب الضعفاء دونوں میں ان کو ذکر کیا ہے، گویا ان کو توثیق اور تضعیف دونوں کی ہے۔ تضعیف کی وجہ بقول ان کے ''تفرد عن الاثبات بمالا یشبہ حدیث الثقات،، کی کثرت ہے۔ ابن حبان کا افراط و تہور معلوم ہے، اس لیے ان کی یہ جرح اگرچہ بظاہر مفسر ہے لیکن غیر مؤثر ہے۔ عقیلی نے ان کو اپنی ''کتاب الضعفاء،، (1918 4 317) میں ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے ''فی حدیثہ اضطراب،، اس سے انہوں نے غالباً اس اختلاف کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ''فضیل بن غزوان،، اس حدیث کو ابن جمیع عن ابی سلمۃ سے روایت کرتے ہیں، تو ابوسلمہ کا استاذ حضرت جابر کو بتاتے ہیں، اور ابونعیم ابن جمیع عن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں، تو ابوسلمہ کا استاذ حضرت ابوسعید خدری کو بتاتے ہیں، یعنی جمیع کے دو شاگردوں، ابونعیم اور فضیل کے درمیان اختلاف ہے۔

اول الذکر نے اس روایت کو ابوسعید کی مسندات سے بتایا ہے اور ثانی الذکر نے جابر کی مسانید سے، ہمارے نزدیک اضطراب و اختلاف کے مورث للضعف ہونے میں کلام ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ حدیث دونوں صحابیوں کی مسندات سے ہو۔

منذری کے منقولہ کلام میں ''حدیث الجساسۃ بطولہ،، مفعول بہ ہے ''روی،، (ای ابن جمیع) عن ابی سلمہ عن جابر کا یعنی ابن جمیع نے جساسہ کی طویل حدیث کو ابوسلمہ عن جابر سے روایت کیا ہے اور بن جمیع کے بعض تلامذہ (وھو ابونعیم کما فی المیزان) ابن جمیع سے اوپر بجائے عن ابی سلمۃ عن جابر کہنے کے عن ابی سلمہ عن ابی سعید الخدری کہتے ہیں۔

''ولا یرویہ غیر الولید بن جمیع ھذا،، میں ضمیر منصوب مفعول بہ کا مرجع بظاہر ''حدیث الجساسۃ بطولہ،، معلوم ہوتا ہے یعنی حدیث جساسہ کو عن ابی سلمۃ عن جابر سے روایت کرنے میں ابن جمیع متفرد ہیں۔ کوئی ان کا متابع اور شرک و موافق نہیں ہے۔ اور ایک احتمال یہ ہے کہ کہ اس ضمیر منصوب کا مرجع صرف وہ ٹکڑا ہو جو ابن جمیع کے ساتھی عمر بن ابی سلمہ کو یاد نہیں رہا تھا۔ اور جسے ابن جمیع نے یاد رکھا۔ اور عمر بن ابی سلمہ کو بتائی۔ یعنی شھد (ای اقسم) جابر انہ ھو ان صائد قلت (قائلہ ابو سلمۃ) : فإنہ قدمات (ای والدجال لیس بمیت بل یحییٰ قبل یوم القیامۃ) قال (ای جابر) وإن مات، (والتحقیق أنہ لم یمت، بل فقد یوم الحرۃ) قلت : فإنہ قدأسلم الخ اس احتمال کی بنا پر ''لا یرویہ غیر الولید ھذا،، سے اس امر کا بیان کرنا مقصود ہوگا کہ خاص ''شھد جابر انہ ابن صیاد،، الخ کے روایت کرنے میں ابن جمیع متفرد ہیں اور ان کے تفرد کی وجہ سے حدیث ابوسلمہ عن جابر کا صرف یہ ٹکڑا غیر محفوظ ہے۔ بہرحال منذری نے ابن جمیع عن ابی سلمہ عن جابر کی اس روایت پر ابوداؤد کی طرح سکوت نہیں کیا ہے بلکہ ابن جمیع کے تفرد کی وجہ سے کلام کردیا ہے۔

لیکن جب یہ پوری طویل حدیث یا صرف اس کا ٹکڑا ''شھد جابر أنہ ھو ابن صائد قلت : فإنہ قدمات،، الخ کسی دوسرے ثقہ یا اوثق کی روایت کے معارض اور مخالف نہیں ہے، بلکہ فاطمہ بنت قیس کی حدیث اس کی مؤید ہے اور مذکورہ ٹکڑے کی توجیہ ہو جاتی ہے اور ابن جمیع ''صدوق،، اور ''لا بأس بہ،، اور ''صالح الحدیث،، بلکہ ''ثقہ،، راوی ہیں۔ اور اس پوری حدیث یا مذکورہ ٹکڑے کی روایت کرنے میں ان کا وہم یا نسیان و غفلت یا خطا ثابت و متحقق نہیں ہے تو محض ان کے تفرد کی وجہ سے اس حدیث پر یا اس کے مذکورہ ٹکڑے پر کلام وجرح کرنا مخدوش ہے۔ ھذا ما ظھر لی واللہ اعلم

عبیداللہ رحمانی مبارک پوری (نقوش شیخ رحمانی ص: 66 70)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 145

محدث فتویٰ